110860 ـ حیض سے غسل میں شک کی حالت میں روزہ رکھا جائے تو کیا اس کی قضاء ہو گی ؟

سوال

میں عبادات میں بہت زیادہ وسوسے کا شکار رہتی ہوں اور خاس کر طہارت کے معاملات میں کہ جب مجھے ماہواری آتی ہے تو میں طہر آنے کی انتظار نہیں کرتی بلکہ خون خشك ہونے کے فورا بعد غسل کر لیتی ہوں کیونکہ مجھے نماز نہ ادا کرنے کے گناہ کا احساس سا رہتا ہے، اور میں دو یا اس سے بھی زیادہ بار غسل کرتی ہوں.

میں نے رمضان سے دو روز قبل حیض کا غسل کیا اور چوبیس گھنٹوں کے بعد میں نے گدلے سے رنگ کا سرخی مائل پانی دیکھا اور میں نے ٹشو پیپر کے ساتھ اسے چیك کیا اور رات کے وقت غسل کر لیا تا کہ رمضان کا پہلا روزہ رکھ سکوں.

میں نے یکم اور دو رمضان کا روزہ رکھا، اور رمضان کے دوسرے دن عصر کے وقت میں نے زرد رنگ کا پانی سا دیکھا لیکن دوبارہ غسل نہیں کیا بلکہ سارے رمضان کے روزے رکھے.

اب رمضان المبارك کے بعد میں گناہ سا محسوس کرتی ہوں کہ میرا روزہ صحیح نہیں تھا، اور دوبارہ غسل نہ کرنے کی وجہ سے مجھے اس روزے کی قضاء کرنی چاہیے، اس لیے برائے مہربانی مجھے یہ بتائيں کہ آیا یہ روزہ صحیح ہے یا کہ مجھے قضاء میں روزہ رکھنا ہوگا ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ اس سلسلہ میں مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

وسوسے دو آسان طریقوں سے علاج کیا جا سکتا ہے:

پہلا:

اللہ سبحانہ و تعالی کا کثرت سے ذکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے، کیونکہ اس سے دل کو سکون و راحت اور اطمنان حاصل ہوتا ہے، اور شیطانی وسوسہ اور تکلیف و اذیت دور بھاگتی ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، خبردار یقینا اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو

اطمنان حاصل ہوتا ہے الرعد (28).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

جس كسى نے بھى نيك و صالح اعمال كيے چاہے وہ مرد ہو يا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھى زندگى ديں گے اور انہيں ان اعمال كا جو وہ كرتے رہے ہيں بہتر اور اچھا بدلہ ديں گے

پس جب آپ قرآن مجيد كى تلاوت كريں تو شيطان مردود سے پناہ طلب كريں (اعوذ باللہ من الشيطان الرجيم پڑھ ليا كريں) يقينا جو لوگ ايمان لائے ہيں اور اپنے پروردگار پر توكل اور بھروسہ كرتے ہيں ان پر شيطان كو كوئى راہ حاصل نہيں النحل (97 - 99).

اور اللہ رب العزت كا يہ بھى فرمان ہے:

كہہ ديجئے ميں لوگوں كے رب كى پناہ ميں آتا ہوں، جو لوگوں كا بادشاہ ہے، جو لوگوں كا معبود ہے، ہر اس خناس كے وسوسوں سے جو لوگوں كے سينوں ميں وسوسے ڈالتا ہے چاہے وہ جنوں سے ہو يا انسانوں سے سورۃ الناس.

ابن كثير رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" سعيد بن جبير رحمہ اللہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے بيان كرتے ہيں كہ:

" لوگوں كے سينوں ميں وسوسے ڈالنے والے خناس سے "

اس سے وہ شيطان مراد ہے جو ابن آدم كے دل پر گھات لگائے بيٹھا ہے، جب كوئى انسان بھول جائے اور غافل ہو جائے تو وہ فورا وسوسہ پيدا كر ديتا ہے، اور جب وہ انسان اللہ كا ذكر كرتا ہے تو وہ شيطان وسوسہ ڈالنے سے رك جاتا ہے، مجاہد اور قتادہ رحمہم اللہ كا قول بھى يہى ہے.

اور متعتمر بن سليمان اپنے باپ سے بيان كرتے ہيں كہ:

مجھے بتايا گيا كہ شيطان يا وسوسہ ڈالنے والا خناس ابن آدم كے دل ميں پريشانى اور خوشى كے وقت وسوسہ ڈالتا ہے، اور جب وہ اللہ كا ذكر كرے تو وسوسہ ڈالنے سے باز آ جاتا ہے " انتہى

دوسرا:

وسوسہ پر توجہ ہى نہيں دينا اور اس كى طرف التفات نہ كرنا، اور اس كے علاوہ كسى دوسرے معاملہ ميں مشغول ہو

جانا اور وسوسے کو تسلیم نہ کرنا، کیونکہ یہ چیز اسے ختم کر دےگی اور وسوسے سے انسان عافیت و سلامتی میں رہے گا.

یہ علاج اگرچہ ابتدائی طور پر تو مشکل ہے لیکن بعد میں آسان ہو جاتا ہے، آپ کو چاہیےکہ آپ اس میں کوشش و جدوجھد کریں، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد و معاونت طلب کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جن لوگوں نے ہماری راہ میں جدوجھد کی ہم انہیں یقینا اپنی راہ دکھاتے ہیں، اور یقینا اللہ سبحانہ و تعالی احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے العنکبوت (69).

ابن حجر مکی رحمہ اللہ سے وسوسہ کی بیماری کے علاج کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" اس کی ایك بہت ہی مفید دوائی یہ ہے کہ اس وسوسہ سے اعراض کرتے ہوئے اس کی طرف توجہ اور التفات ہی نہ کیا جائے، اگرچہ دل میں تردد بھی ہو تو جب وہ اس کی طرف التفات نہیں کریگا تو یہ ثابت ہی نہیں ہوگا، بلکہ کچھ ہی دیر بعد وسوسہ جاتا رہےگا، یہ علاج اور دوائی مجرب ہے.

لیکن اگر اس کی طرف دھیان دیا جائے اور التفات کرے اور اس کے مطابق عمل کرنا شروع کر دے تو پھر وہ ہمیشہ تردد میں پڑا رہیگا حتی کہ وہ اسے پاگلوں کی صف میں پہچا کر چھوڑےگا.

بلکہ اس سے بھی قبیح اور بری چیز تك لے جائیگا جیسا کہ ہم نے بہت سارے وسوسے کے شکار افراد کو جنہوں نے وسوسہ پر عمل کرنا شروع کیا دیکھا اور مشاہدہ کیا ہے " انتہی

ماخوذ از: الفتاوی الفقهية الكبرى (1 / 149).

دوم:

حیض سے پاکی کی دو علامتیں ہیں ان میں سے ایك بھی پائی جائے تو پاکی ہو جائیگی:

پہلی علامت:

خون بالکل خشك ہو جانا، مثلا اگر کوئی عورت روئی وغیرہ رکھے تو وہ بالکل صاف نکل آئے اور اس پر زردی یا مٹیالے رنگ کا کوئی دھبہ وغیرہ نہ ہو اور نہ ہی خون.

دوسری علامت:

سفید رنگ کا مادہ آنا، اور یہ سفید رنگ کا پانی ہوتا ہے جسے عورتیں پہچانتی ہیں.

حیض سے غسل کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے جب تك کہ طہر اور پاکی کا یقین نہ ہو جائے.

امام بخاری رحمہاللہ صحیح بخاری میں رقمطراز ہیں:

" حیض آنے اور ختم ہنے کے بارہ میں باب، عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس اپنی تھیلی بھیجا کرتی جس میں روئی ہوتی اور اس روئی پر زرد رنگ کے نشانات ہوتے تو عائشہ رضی اللہ تعالی انہیں فرماتیں:

جلد بازی مت کرو حتی کہ تم سفید رنگ کا پانی نہ دیکھ لو.

اس سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مراد حیض سے پاکی اور طہر تھا "

اسے امام مالك رحمہ اللہ نے موطا حدیث نمبر (130) میں روایت کیا ہے.

الدرجۃ: اس برتن یا صندوقچی کو کہتے ہیں جس میں عورت اپنی خاص اشیاء یعنی خوشبو اور روئی وغیرہ رکھا کرتی ہے، اور الصفرۃ سے مراد زرد رنگ کا پانی ہے.

سوم:

جب آپ بالکل خشکی محسوس کریں اور غسل کر لیں اور بعد میں پھر دوبارہ مٹیالے رنگ یا زرد رنگ کا پانی آنا شروع ہو جائے تو اس سے کوئی نقصان نہیں؛ کیونکہ طہر اور پاکی آ جانے کے بعد مٹیالے یا زرد رنگ کا پانی آنا حیض نہیں ہے؛ اس کی دلیل درد ذیل حدیث ہے:

ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" ہم طہر اور پاکی کے بعد میٹالے اور زرد رنگ کے پانی کو کچھ شمار نہیں کیا کرتی تھیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (307) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اگر کوئی شخص پاکی اور طہر کا یقین حاصل کرنے کے لیے غسل اور نماز میں تاخیر کرتا ہے تو وہ گنہگار نہیں، بلکہ یہ تو اس کے لیے ضروری اور واجب ہے؛ کیونکہ حیض کی حالت میں نماز ادا کرنا حرام ہے.

چہارم:

فرض کیا کہ آپ نے صحیح طہر اور پاکی سے قبل ہی غسل کر لیا اور پھر بعد میں آپ نے غسل نہیں کیا تو آپ کا

پہلے اور دوسرے دن کا روزہ صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ آپ حالت حیض میں تھیں.

لیکن اس کے بعد کے روزے صحیح ہیں کیونکہ روزے کے لیے حیض اور جنابت سے غسل کرنا شرط نہیں ہے.

اس بنا پر اگر آپ نے خشکی دیکھی یعنی خون بالکل خشك ہو چکا تھا تو آپ کا غسل بھی صحیح ہے اور روزے بھی صحیح ہیں.

اور اگر آپ نے خسك ہونے سے قبل غسل کرنے میں جلد بازی سے کام لیا اور روزے رکھ لیے تو آپ کو چاہیے کہ آپ پہلے اور دوسرے دن کے روزے کی قضاء کریں، لیکن باقی ایام کے روزے صحیح ہونگے، اس میں آپ پر کچھ لازم نہیں آتا.

ہماری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ وسوسے کا علاج اس طریقہ سے کریں جو ہم اوپر کی سطور میں بیان کر چکے ہیں اور وسوسہ کی طرف توجہ اور دھیان مت دیں.

اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .